فرانس کی گستاخی پر
مسلمانوں کا رد عمل کیا ہونا چاہیے تھا؟

FB-YOUTUBE-WORDPRESS = EHSAN ULLAH KIYANI

مسلمانوں کو چاہیے وہ فرانس سے لڑ پڑیں

تحریر:
احسان اللہ کیانی

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریبا ایک ارب ستر کروڑ سے زیادہ ہے، مجھے معلوم ہے اس وقت مسلمان مادی اعتبار سے بہت کمزور ہیں، یہ متحد بھی نہیں ہیں، یہ جدید ٹیکنالوجی سے مسلح بھی نہیں ہیں، ان کے پاس فضائی برتری بھی نہیں ہے، ان کے پاس صرف ایک ایٹمی طاقت ہے اور اس کے بھی ہاتھ اور پاؤں بندھے ہیں۔

جبکہ

اس کے مقابلے میں فرانس دنیا کا ساتواں سب سے زیادہ مال دار ملک ہے، وہ یورپی یونین کے بانیوں میں سے ایک ہے، وہ نیٹو کی بنیاد رکھنے والوں میں شمار ہوتا ہے، وہ اقوام متحدہ کے بانی ارکان میں سے ہے، وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل ممبر ہے، اس کے پاس وِیٹو پاور ہے ، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پوری دنیا کا کوئی بھی فیصلہ مسترد کر سکتا ہے، آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ اس کی مرضی کے بغیر اقوام متحدہ میں کوئی بھی قرارداد منظور نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ تمام یورپی اقوام اس کی پشت پر ہیں، وہ اسکے ایک اشارے پر کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں۔

لیکن

میں پھر بھی کہتا ہوں، مسلمانوں کو فرانس کے اس اقدام کے بعد صبر نہیں کرنا چاہیے اور اعلان جنگ کر دینا چاہیے، مجھے معلوم ہے، ظاہری اسباب کے لحاظ سے ان کو بہت نقصان ہو سکتا ہے لیکن میرے نزدیک یہ کوئی نقصان کا سودا نہیں ہے۔

اس کو سمجھنے کی کوشش کریں
اگر
بالفرض اس وقت جنگ کی وجہ سے دس ہزار، بس ہزار، پچاس ہزار، ایک لاکھ، دس لاکھ، بیس لاکھ، پچاس لاکھ، ایک کروڑ، دس کروڑ، بیس کروڑ، پچاس کروڑ بلکہ ایک ارب مسلمان بھی شہید ہو جائیں تو پھر بھی یہ نقصان نہیں ہے کیونکہ یہ تاریخ کا حصہ بنے گا اور آنے والی نسلیں فخر سے کہہ سکیں گی، جب ہمارے نبی ﷺ کی ناموس کی بات آئی تھی تو ایک ارب مسلمانوں نے اپنی جانیں دے دیں تھیں۔

پھر سوچیں
ان شہادتوں سے
ہمارا رب کتنا خوش ہو گا

ہمارے نبی ﷺ کتنے خوش ہوں گے

وہ فرشتوں سے کہیں گے
کیسے ہمارے دیوانے ہماری وجہ سے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہیں گے
اللہ ہمارے اس خون کی وجہ سے ہماری نسلوں کو وہ نعمتیں عطا فرمائے گا

جس کا ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، آج ہم یہ سب کچھ کرنے کو تیار نہیں ہو رہے
اس کی وجوہات حدیث شریف میں صرف دو بیان کی گئی ہیں، دنیا کی محبت اور موت کا ڈر۔